# پاکستان اور چین کے درمیان دفاعی تعاون کے معاہدے پر دستخط کی تقریب

(نمائندہ خصوصی اور ایجنسیاں)

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی اور ایجنسیاں) پاکستان اور چین کے درمیان دفاعی تعاون کے ایک نئے معاہدے پر دستخط کی تقریب منگل کے روز اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ معاہدے پر پاکستان کی جانب سے وزیر دفاع خواجہ آصف اور چین کی جانب سے وزیر دفاع جنرل وی فینگ ہی نے دستخط کیے۔ تقریب میں دونوں ملکوں کے اعلیٰ فوجی افسران بھی موجود تھے۔

معاہدے کے تحت پاکستان کو چین سے جدید دفاعی ساز و سامان کی فراہمی کے علاوہ مشترکہ فوجی مشقوں، تربیتی پروگراموں اور انسدادِ دہشت گردی کے شعبوں میں تعاون کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دونوں ملکوں کی بری، بحری اور فضائی افواج کے درمیان رابطوں کو بھی فروغ دیا جائے گا۔

دستخط کی تقریب کے بعد وزیر دفاع خواجہ آصف نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے درمیان دیرینہ دوستی کا ایک اور مظہر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان اور چین کے تعلقات ہمالیہ سے بلند، سمندروں سے گہرے اور شہد سے میٹھے ہیں۔ ’’ہم نے ہمیشہ ایک دوسرے کا ہر مشکل وقت میں ساتھ دیا ہے اور یہ معاہدہ اس تعلق کو مزید مضبوط بنیادوں پر استوار کرے گا۔‘‘

انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج کو چین سے جدید ہتھیار اور ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی اور ہم اپنی ضروریات کے مطابق ہتھیار خرید سکیں گے۔ ’’ہم کسی ایک ملک پر انحصار کم کرنا چاہتے ہیں اور چین کے ساتھ یہ معاہدہ اسی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔‘‘

وزیر دفاع نے کہا کہ پاکستان کی معیشت اس وقت مشکل دور سے گزر رہی ہے اور ہم اپنے دفاعی بجٹ کو بھی محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے ترجیحات کے مطابق خرچ کر رہے ہیں۔ ’’ہم کسی ہتھیار کی دوڑ میں شامل نہیں ہونا چاہتے، ہمارا مقصد صرف اپنی سرحدوں کا دفاع ہے اور اس کے لیے ہمیں جو کچھ درکار ہوگا ہم وہ حاصل کریں گے۔‘‘

چینی وزیر دفاع جنرل وی فینگ ہی نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان چین کا ایک آزمودہ دوست ہے اور ہم اس کی خودمختاری اور سلامتی کے ہر اقدام کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چین پاکستان کو جدید دفاعی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے لیے تیار ہے اور ہم مشترکہ پیداوار کے منصوبوں پر بھی کام کر سکتے ہیں۔ ’’ہمارے تعلقات کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں ہیں، ہم خطے میں امن اور استحکام چاہتے ہیں اور ہمارا یہ معاہدہ اسی مقصد کی طرف ایک قدم ہے۔‘‘

دفاعی تجزیہ کار ڈاکٹر ہما بقائی نے اس معاہدے کو خطے کے بدلتے ہوئے حالات کے تناظر میں بہت اہم قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’امریکہ اور بھارت کے بڑھتے ہوئے فوجی تعاون کے پس منظر میں پاکستان کا چین کے ساتھ دفاعی رشتہ مزید مضبوط ہونا ایک فطری عمل ہے۔ اس معاہدے سے خطے میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔‘‘

تاہم کچھ ناقدین نے معاہدے کی شرائط کو خفیہ رکھنے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا جانا چاہیے تھا اور اس کی تفصیلات سامنے آنی چاہئیں۔ اس پر وزیر دفاع نے یقین دہانی کرائی کہ معاہدے کی تفصیلات پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

معاہدے پر دستخط کے موقع پر وزیر اعظم شہباز شریف، نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار، وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری، وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ، چیف آف آرمی سٹاف جنرل عاصم منیر اور چیف آف ایئر سٹاف ایئر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سدھو بھی موجود تھے۔ چینی وفد کی قیادت وزیر دفاع جنرل وی فینگ نے کی۔ وفد میں چین کی بری، بحری اور فضائی افواج کے اعلیٰ افسران شامل تھے۔ وفد نے وزیر اعظم ہاؤس میں وزیر اعظم شہباز شریف سے بھی ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعاون کے علاوہ باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان اور چین کے تعلقات ہر آنے والے دن کے ساتھ مزید مضبوط ہو رہے ہیں اور ہم اس تعلق کو ہر شعبے میں آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کا حجم 2017 میں 60% تھا جو 2022 میں 86% تھا۔ ہم اس تجارت کو 2025 تک 100 ارب ڈالر تک لے جانا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں تجارتی راہداری کے منصوبوں پر تیزی سے کام کرنا ہوگا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان کی معیشت اس وقت مشکل دور سے گزر رہی ہے اور ہم اپنے دفاعی بجٹ کو بھی محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے ترجیحات کے مطابق خرچ کر رہے ہیں۔ ’’ہم کسی ہتھیار کی دوڑ میں شامل نہیں ہونا چاہتے، ہمارا مقصد صرف اپنی سرحدوں کا دفاع ہے اور اس کے لیے ہمیں جو کچھ درکار ہوگا ہم وہ حاصل کریں گے۔‘‘

چینی وزیر دفاع جنرل وی فینگ نے کہا کہ پاکستان چین کا ایک آزمودہ دوست ہے اور ہم اس کی خودمختاری اور سلامتی کے ہر اقدام کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چین پاکستان کو جدید دفاعی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے لیے تیار ہے اور ہم مشترکہ پیداوار کے منصوبوں پر بھی کام کر سکتے ہیں۔ ’’ہمارے تعلقات کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں ہیں، ہم خطے میں امن اور استحکام چاہتے ہیں اور ہمارا یہ معاہدہ اسی مقصد کی طرف ایک قدم ہے۔‘‘

دفاعی تجزیہ کار ڈاکٹر ہما بقائی نے اس معاہدے کو خطے کے بدلتے ہوئے حالات کے تناظر میں بہت اہم قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’امریکہ اور بھارت کے بڑھتے ہوئے فوجی تعاون کے پس منظر میں پاکستان کا چین کے ساتھ دفاعی رشتہ مزید مضبوط ہونا ایک فطری عمل ہے۔ اس معاہدے سے خطے میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔‘‘

تاہم کچھ ناقدین نے معاہدے کی شرائط کو خفیہ رکھنے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا جانا چاہیے تھا اور اس کی تفصیلات سامنے آنی چاہئیں۔ اس پر وزیر دفاع نے یقین دہانی کرائی کہ معاہدے کی تفصیلات پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

معاہدے پر دستخط کے موقع پر وزیر اعظم شہباز شریف، نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار، وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری، وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ، چیف آف آرمی سٹاف جنرل عاصم منیر اور چیف آف ایئر سٹاف ایئر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سدھو بھی موجود تھے۔ چینی وفد کی قیادت وزیر دفاع جنرل وی فینگ نے کی۔ وفد میں چین کی بری، بحری اور فضائی افواج کے اعلیٰ افسران شامل تھے۔ وفد نے وزیر اعظم ہاؤس میں وزیر اعظم شہباز شریف سے بھی ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعاون کے علاوہ باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان اور چین کے تعلقات ہر آنے والے دن کے ساتھ مزید مضبوط ہو رہے ہیں اور ہم اس تعلق کو ہر شعبے میں آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کا حجم 2017 میں 60% تھا جو 2022 میں 86% تھا۔ ہم اس تجارت کو 2025 تک 100 ارب ڈالر تک لے جانا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں تجارتی راہداری کے منصوبوں پر بھی